السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوران نماز سترہ کی کیا حیثیت ہے؟ کیا مسجد کے اندر یا اس کے صحن میں بھی اس کا اہتمام کرنا چاہیے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز دین اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کے متعلق کئی ایک ایسے احکام ہیں جن کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسے ادا کرتے وقت سترہ کا اہتمام کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی [بہت تاکید فرمائی ہے، بلکہ عمل کے لحاظ سے بھی اس پر مداومت فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سترہ کی طرف پڑھے، نیز اس سترہ کے نزدیک ہو کر اسے ادا کرے۔'' [ابوداود، الصلوٰۃ: ۶۹۸

[ایک روایت میں قریب ہو کر نماز پڑھنے کی حکمت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ مبادا شیطان اس کی نماز کو خراب کر دے۔ [ابوداود، الصلوٰۃ: ۶۹۵

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم سترہ کے بغیر نماز نہ پڑھو اور کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دو۔ اگر کوئی روکنے کے باوجود بزور گزرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے سختی سے روکا جائے [کیونکہ گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے۔'' [صحیح مسلم، الصلوٰۃ: ۱۱۳۰

[ایک روایت میں ہے: ''گزرنے والا خود شیطان ہے۔'' [ابن ماجہ، اقامة الصلوٰۃ: ۹۵۴

[اس سترہ کے حجم کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے آگے ضرور سترہ رکھے، اگرچہ تیر ہی کیوں نہ ہو۔'' [مسند امام احمد: ۱/۱۶۲

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کو سترہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور بغیر سترہ کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ واضح رہے کہ آپ کا امر وجوب کے لئے اور نہی تحریم کے لئے ہے۔ ہاں، اگر کوئی قرینہ ہو تو وجوب کے بجائے استحباب کے لئے ہوتا ہے لیکن یہاں کوئی ایسا قرینہ نہیں ہے کہ آپ کے امر کو وجوب کے بجائے استحباب پر محمول کیا جائے۔ پھر نہی سے مراد بھی نہی تحریم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے لئے سترہ بنانا واجب اور اس کے بغیر نماز ادا کرنا حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی سے بھی اس موقف کی تائید ہوتی ہے کہ آپ نے اس پر مداومت کی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ جب نماز عید کے لئے باہر نکلتے تو نماز کے لئے چھوٹے نیزے کو اپنے سامنے گاڑھ [دینے کا حکم دیتے، پھر آپ اس کی طرف نماز پڑھتے دوسرے لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور دوران سفر بھی آپ ایسا ہی کرتے تھے۔ [صحیح بخاری، الصلوٰۃ: ۴۹۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں خود کو دیکھتی کہ چارپائی پر لیٹی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے میری چارپائی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان کر لیتے، پھر نماز پڑھتے میں اس حالت میں آپ کے سامنے لیٹے [رہنے کو ناپسند کرتی تو چارپائی کی پائینتی کی طرف سے کھسک کر لحاف سے نکل جاتی۔ [صحیح بخاری، الصلوٰۃ: ۵۰۸

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے تو مسجد کے کسی ستون کو آگے کرتے اور نماز پڑھتے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں مصحف کے قریب والے ستون کے پاس نماز [پڑھتے اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اس کے پاس قصداً نماز پڑھتے تھے۔ [صحیح بخاری، الصلوٰۃ: ۵۰۲

دوران سفر اگر کوئی دیوار ہوتی تو اسے سترہ بنا لیا جاتا، چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، آپ نے اسے سترہ بنایا، دوران نماز بکری کا ایک بچہ آیا جو رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرنے لگا آپ اسے روکتے رہے، حتیٰ کہ آپ کا بطن مبارک دیوار کے ساتھ لگ گیا اور وہ بچہ آپ کے پیچھے سے گزر گیا۔ [ابوداود، الصلوٰۃ: ۷۰۸

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے بھی سترہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو جو کہ دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا، اسے ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کی طرف نماز پڑھ [۔ [صحیح بخاری، تعلیقاً کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ الی الاسطوانة

[حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق حدیث ہے کہ وہ پالان کو اپنے اور قبلہ کے درمیان کرتے اور اس کی طرف نماز پڑھتے۔ [مصنف عبدالرزاق، حدیث رقم: ۲۳۷۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ وہ مسجد حرام میں لاٹھی گاڑھ لیتے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ وہ جمعہ کے دن سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے کہ بنوابی معیط [کے ایک نوجوان نے ان کے سامنے سے گزرنا چاہا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اسے روکا جب وہ باز نہ آیا تو آپ نے اس کے سینے پر مارا۔ [صحیح بخاری، الصلوٰۃ: ۵۰۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب موذن اذان دیتا تو کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو جاتے اور جلدی جلدی ستونوں کی طرف بڑھتے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور وہ، یعنی

[صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرح مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرتے۔ [صحیح بخاری، الصلوۃ: ۶۲۵

[حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستونوں کا رخ، اس لئے کرتے تھے تاکہ نماز کے لئے انہیں سترہ بنائیں کیونکہ وہ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے تھے۔ [فتح الباری: ۲/۱۳۷

ان آثار سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھتے وقت سترے کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ مسجد کے اندر بھی سترہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔ کیونکہ احادیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے، پھر متعدد روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انفرادی نماز میں ستونوں کا رخ کرتے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بذات خود بھی یہی عمل تھا، جیسا کہ صحیح بخاری کے ''باب الصلوۃ الی الاسطوانۃ'' میں ہے پھر اہل علم کا اختلاف ہے کہ مسجد حرام میں سترہ ہونا چاہیے یا نہیں؟ اگر مسجد کے اندر سترہ کا تصور نہ ہوتا تو اس اختلاف کی چنداں ضرورت ہی نہ ہوتی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:129